آئینۂ وطن

کمیشن، سیاست اور حکومت

صابر رضا رہبر

حکومت کے ذریعہ تشکیل دیے گئے کسی بھی کمیشن یا کمیٹی کا مقصد اس کے متعلقہ واقعات کا غیر جانبدارانہ تفتیش وتحقیق کر کے اس کے مثبت ومنفی پہلوؤں کو حکومت کے سامنے اجاگر کرنا ہوتا ہے تا کہ حکومت اس کے ذریعہ متعین کردہ خطوط کی روشنی میں صحیح ودرست کاروائی کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے کمیشن اور کمیٹیوں کے سربراہ کے طور پر سپریم کورٹ، ہائی کورٹ کے سبک دوش جج وڈی. جی. پی. وغیرہ کو نامزد کیا جاتا ہے، اس لحاظ سے کسی بھی کمیشن یا کمیٹی کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہندوستان میں آزادی کے بعد سے اب تک سینکڑوں کمیشن اور کمیٹیاں معرض وجود میں آچکی ہیں مگر اب تک ان تمام کا عملی جامہ پہننے میں ناکام رہ جانا قطعی طور پر اس کی افادی حیثیت کو مجروح کرتا ہے۔ اب تک ان کمیشنوں وکمیٹیو ں پر حکومت کے ذریعہ عمل نہ کیا جانا اس بات کی چغلی کھاتا ہے کہ اس کے قیام کے پس پردہ حکومت کا مقصد اس کے ماسوا ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

حالیہ چند ہفتوں سے شری لبراہن کمیشن، سچر کمیٹی رپورٹ اور رنگ ناتھ مشرا کمیشن پر اخبارات ورسائل میں گرماگرم بحث جاری ہے، اس بحث میں جو عمومی تاثرات سامنے آئے ہیں اس کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کمیشن وکمیٹی کے تشکیل دینے سے حکومت کا مقصد کوئی ترقیاتی کارنامہ انجام دینا نہیں ہے اور نہ ہی اس کی روشنی میں سچائی وجھوٹ کے درمیان خط فاصل کھینچنا ہے بلکہ حکومت کمیشن وکمیٹی کو کسی بھی سرگرم معاملات سے عوام کی توجہ کو ہٹانے کے لیے ایک سیاسی آلہ کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ اگر آزادی کے بعد اب تک قائم کیے گئے کمیشنز اور کمیٹیز کے انجام پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو قطعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ سچائی یہی ہے۔

ارباب حکومت اپنی کرسی بچانے کے لئے کمیشن اور کمیٹی بنا کر نہ تو عوام کی گاڑھی کمائی کو برباد کرنے میں ذرہ برابر شرم محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی جج حضرات کے قیمتی وقت کو برباد کر کے ان کی صلاحیتوں کو ضائع کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ یہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ حکومت کسی بھی کمیشن پر عمل کرنے کے بجائے اسے اپنے مفاد کے طور پر استعمال کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے؟ کروڑوں روپے صرف کرنے کے بعد تیار کی گئی رپورٹ اپنا اثر کیوں وقت گزرنے کے بعد کھو دیتی ہے؟ اس کی حیثیت محض ایک کوڑے کاغذ کی طرح کیوں ہو جاتی ہے؟

جب ہم اس پہلو پر غور کرتے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ یہ سامنے آتی ہے کہ حکومت اس بات کی پابند نہیں ہوتی کہ وہ کمیشن کے ذریعہ کی گئی شفارسات کو عملی شکل دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز کسی بھی کمیشن اور کمیٹی کی رپورٹ کو متاثر کرنے کے لیے کافی اہم ہے۔ جب تک حکومت کمیشن کے شفارسات پر عمل کرنے کی پابند نہیں ہو جاتی اس وقت تک کمیشن اور کمیٹی کی افادیت واہمیت پر بحث کرنا عبث ہوگا۔ اگر حکومت اس کی پابند ہو جاتی ہے تو یقینا اس طرح کی کمیشن اور کمیٹی کی تشکیل سے دوررس نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ ورنہ اس کے ذریعہ تیار کردہ رپورٹ کی حیثیت ایک ردی کاغذ کے ڈھیر سے زیادہ نہ ہوگی۔

آزادی کے بعد سے اب تک جو کمیشن اور کمیٹیاں بنائی گئی ہیں، ہم یہاں ان میں چند کا ذکر کرتے ہیں تا کہ عوام ان کی تشکیل کے پس پردہ حکومت کے مخفی عزائم سے واقف ہو جائیں۔

۱ - **بالا سبرامنین کمیشن:** یہ کمیشن حکومت بہار نے اپریل ۱۹۸۱ء میں تشکیل دیا، اس کا مقصد بہار شریف (نالندہ) میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد کی تحقیق کرنا تھی جس میں تقریباً ۸۰؍ سے زائد افراد لقمۂ اجل بن گئے تھے۔

۲ - **سکسینہ اقلیتی کمیشن:** یہ کمیشن این. سی. سکسینہ کی سربراہی میں ۱۹۷۸ء میں قائم ہوا۔ اس کا مقصد اپریل اور مئی میں میرٹھ میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد کی تفتیش کرنا تھی جس میں اقلیتی فرقہ کے ۱۰۰؍ سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے۔ کمیشن نے اپنی رپوٹ میں پی. اے. سی. اور پولس اہل کاروں کو قصوروار قرار دیا تھا۔

۳ - **مشرا کمیشن:** ماروا کمیشن کو منسوخ کرنے کے بعد اس کی جگہ ۱۹۸۵ء میں مشرا کمیشن کی تشکیل ہوئی اس کے سربراہ جسٹس

رنگ ناتھن مشرا مقرر کیے گئے، یہ سپریم کورٹ کے جج تھے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ اگست ۸۶ء میں حکومت کو پیش کر دی مگر یہ رپورٹ عام لوگوں کے سامنے فروری ۸۷ء میں آئی۔ انہوں نے اپنی تفتیش میں تین مزید کمیٹیاں تشکیل دینے کی بات کہی تھی۔

۴ - کاپور متل کمیٹی : یہ کمیشن فروری ۱۹۸۷ء میں مشرا کمیشن کی شفارس پر قائم کیا گیا۔ اس کے سربراہ کے طور پر جسٹس دلیپ کاپورو جسٹس کسم متل کو مقرر گیا۔ انہوں نے ۱۹۹۰ء میں اپنی مشترکہ رپورٹ حکومت کو پیش کر دی۔ انہوں نے ۷۲/ پولس افسران کو قصوروار ٹھہرایا تھا۔ اوران میں سے ۳۰/ پولس افسران کو معطل کرنے کی مانگ کی تھی مگر عمل اس کے برعکس ہوا اورانہیں تین بار ترقی دی گئی۔

۵ - جسٹس شیو دیال شریواستو کمیٹی : یہ کمیشن ۱۹۶۱ء میں قائم کی گئی، اس کا مقصد جبل پور میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد کی تفتیش کرنا تھی۔

۶ - رگھوبیر دیال کمیشن : یہ کمیشن ۱۹۶۷ء میں تشکیل دیا گیا، اس کا مقصد اردو کو بہار کی دوسری سرکار زبان کا درجہ دینے کی مانگ کو لے کر رانچی میں نکالی گئی ریلی کی وجہ سے ہوئے فرقہ وارا فساد کی تفتیش کرنا تھی۔

۷ - جسٹس پی جگ موہن ریڈی کمیشن : اس کا قیام ۱۹۶۹ء میں اس وقت عمل میں آیا جب گجرات اور احمد آباد میں آر. ایس. ایس. اور جن سنگھ کے افراد نے مسلمانوں کے خلاف ایک زہریلا پمفلٹ تقسیم کیا جس کے بعد ہندو مسلم فساد پھوٹ پڑا، جس میں اقلیتوں کو سخت جانی ومالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

۸ - کرپال کمیشن : یہ کمیشن ۱۳/ جولائی ۱۹۸۵ء میں قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد ۲۳/ جون ۱۹۸۵ء کو ایئرانڈیا کی فلائٹ ۱۸۲/ میں ہونے والے دھماکے کی تفتیش کرنا تھا۔

۹ - جسٹس آر. پی سنہا و جسٹس شمسل کمیشن : ۱۹۸۹ء میں بہار کے ضلع بھاگل پور میں پھوٹ پڑنے والے فرقہ وارانہ فساد کی تحقیق کے لیے اس کی تشکیل ہوئی تھی۔ کمیشن نے سات سال کے بعد ۱۹۹۵ء میں اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی تھی۔

۱۰ - ٹھکر کمیشن : یہ کمیشن ۱۹۸۴ء میں ہوئے سابق وزیر اعظم آنجہانی اندرا گاندھی کے قتل کی تفتیش کے لیے قائم کیا گیا۔ جسٹس ٹھکر کی تحقیق پر آر. کے. دھون نے اپنے شکوک وشبہات کا اظہار کیا تھا۔

۱۱ - جین کمیشن : اس کی تشکیل ۱۹۹۳ء میں سابق وزیر اعظم آنجہانی نرسمہاراؤ کے ذریعہ ہوئی۔ اس کمیشن کا مقصد راجیو گاندھی کے قتل کی تحقیق کرنا تھا۔ کمیشن نے سات سال کی مدت میں اپنی رپورٹ پیش کی، اس پر ۸۱.۲/ کروڑ روپے صرف ہوئے۔

۱۲ - شری کرشنا کمیشن : جسٹس کرشنا کمیشن کا قیام ۱۹۹۳ء میں مہاراشٹر حکومت کے ذریعہ ہوا تھا۔ اس کا مقصد ۱۹۹۲ء و ۱۹۹۳ء میں ہوئے ممبئی فرقہ وارانہ فسادات کا جائزہ لینا تھا۔ یہ کمیشن پانچ سال کی مدت میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

۱۳ - لاہوتی کمیشن : اس کی تشکیل چرکھی دادری میں پسنجر ایئر کرافٹ کے ٹکرانے کے معاملے کی تحقیق کرنے کے لیے ہوئی۔

۱۴ - ماروا کمیشن : یہ کمیشن ایڈیشنل جسٹس شری وید ماروا کی سربراہی میں نومبر ۱۹۸۴ء کو تشکیل دیا گیا۔ اس کا مقصد دہلی میں ہوئے سکھ فسادات میں پولس کے رول کی تفتیش کرنی تھی۔ ۱۹۸۵ء میں کمیشن نے اپنی تحقیق مکمل کر لی تھی مگر حکومت نے اس کو منسوخ کر دیا۔

۱۵ - جین بنرجی کمیٹی : جسٹس جین و جسٹس اے. کے. بنرجی ریٹائرجج دہلی ہائی کورٹ کو اس کا سربراہ بنایا گیا بعد میں اس کمیٹی کو منسوخ کر دیا گیا۔

۱۶ - پوٹی روشا کمیٹی : یہ کمیٹی مارچ ۱۹۹۰ء میں قائم کی گئی۔ اس کے ذمہ سکھ مخالف فسادات کی تحقیق کرنا تھا۔ اس نے ایم. پی. سجن کمار پر مقدمہ چلانے کی شفارس کی تھی۔

۱۷ - جین اگروال کمیٹی : اس کے سربراہ جسٹس جے. ڈی. جین اور جے. کے. اگروال ڈی. جی. پی. (ڈائرکٹر جنرل آف پولس اتر پردیش) نے سجن کمار، دھرم داس شاستری، جگدیش ٹائٹلر، ایچ. کے. ایل. بھگت، پر مقدمہ چلانے کی شفارس کی مگر پولس نے ان کے خلاف کوئی رپورٹ درج نہیں کی۔ ۱۹۹۳ء میں کمیٹی منسوخ کر دی گئی۔

۱۸ - اہوجا کمیٹی : مشرا کمیشن کے سفارش پر تشکیل دی گئی۔ اس کا مقصد فسادات میں مارے لوگوں کی تعداد معلوم کرنا تھا۔ انہوں نے اگست ۱۹۸۷ء میں اپنی رپوٹ پیش کر دی تھی۔ ان کی رپوٹ کے

مطابق مہلوکین کی تعداد ۳۳۷ ۲/ تھی۔

⑲ -ڈھلون کمیٹی: اس کا مقصد فسادات کے متاثرین کی بازآبادی کاری کا جائزہ لینا تھا۔ اس نے متاثرین کے انشورنس کی رقم ادا کرنے کی شفارس کی تھی مگر حکومت نے اس کے شفارسات کو نامنظور کردیا۔

⑳ -نرولا کمیٹی: ۱۹۹۳ء میں بنائی گئی اس نے ۱۹۹۴ء میں اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کردی۔ اس نے بھی مذکورہ تینوں افراد پر مقدمہ چلانے کی مانگ کی تھی۔

㉑ -پھوکان کمیشن: اس کا قیام تہلکہ کے ذریعہ منکشف معاملات کی چھان بین کرنا تھی۔ اسے ۱۳/ مئی ۲۰۰۵ء کو قائم کیا گیا۔ اس کے سربراہ جسٹس ایس. این. پھوکان تھے۔

㉒ -ناناوتی کمیشن: یہ کمیشن جسٹس کے. جی. شاہ کی سربراہی میں گودھرا ٹرین حادثہ کی تحقیق کے لیے تشکیل دیا گیا۔ انہوں نے گجرات حکومت کے منشا کے مطابق رپورٹ پیش کی جسے مسترد کرکے ۲۲/ مئی کو اس کا سربراہ سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جسٹس جی. ٹی. ناناوتی کو بنایا گیا مگر انہوں نے بھی گزشتہ رپورٹ کی طرح رپورٹ تیار کی اور گودھرا ٹرین حادثہ کو سازش قرار دیا۔

㉓ -بنرجی کمیٹی: مرکزی حکومت نے گودھرا حادثہ کی تحقیق کرنے والی مذکورہ دونوں کمیشنوں کی رپورٹ کو مسترد کرکے اس کی ازسرنو تحقیق کے لیے یہ کمیشن تشکیل دیا۔ اس نے گودھرا ٹرین سانحہ کو ایک حادثہ بتاتے ہوئے مذکورہ کمیشن کی رپورٹ کو مسترد کردیا۔

㉔ -ڈی. پی. مادن کمیشن: یہ کمیشن مہاراشٹر کے صنعتی شہر بھیونڈی میں ۱۹۷۰ء میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد کی تحقیق کے لیے تشکیل دیا گیا۔ یہ فساد ایم. ٹی. ایم. اور راشٹریہ اتسو منڈل کی تخریبی کاروائیوں کی وجہ سے ہوا تھا، اس میں اقلیتوں کے ۵۹/ افراد ہلاک ہوئے تھے۔ واضح رہے کہ مئی ۱۹۷۰ء میں جل گاؤں میں ہوئے فساد کے تفتیش کی ذمہ داری بھی اسی کمیشن کے سپرد کی گئی۔ اس میں ۴۲/ مسلمان شہید ہوئے تھے۔

㉕ -جتیندر نارائن کمیٹی: یہ کمیٹی اپریل ۱۹۷۹ء میں تشکیل دی گئی، اس کا مقصد ۱۹۷۹ء میں بہار کے جمشید پور ضلع میں رام نومی کے موقع پر پھوٹ پڑنے والے فرقہ وارانہ فساد کی تحقیق کرنا تھی۔ واضح ہو کہ اس میں ۱۲۰/ سے زیادہ مسلمان ہلاک ہوئے تھے جب کہ اکثریتی فرقہ کا ایک بھی فرد زخمی تک نہیں ہوا تھا۔ رپورٹ کے مطابق سارے لوگ ۲۲/ گھنٹے تک چلنے والی پولس فائرنگ میں مارے گئے۔

㉖ -پی. آر. گوگل کرشنا کمیشن: اسے فروری ۱۹۹۸ء میں تشکیل دیا گیا۔ اس کا مقصد کویمبٹور میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد کی تحقیق کرنا تھا۔

㉗ -وادھوا کمیشن: یہ کمیشن ۱۹۹۹ء میں قائم کیا گیا، اس کے قیام کا مقصد جنوری ۱۹۹۹ء میں اڑیسہ کے منوہر پور میں وی. ایچ. پی. کے کارکنان کے ذریعہ آسٹریلیائی نژاد گراہم اسٹین کے قتل کی گتھی کو سلجھانا تھا۔

㉘ -امیر داس کمیشن: اس کا قیام ۱۹۷۷ء میں ہوا۔ اس کا مقصد سیاسی لیڈران اور رنبیر سینا کے درمیان تعلقات کی تحقیق کرنا تھا۔

㉙ -جسٹس آر پی سنہا و جسٹس شمسل کمیشن: ۱۹۸۹ء میں بھاگل پور میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد کی تفتیش کے لیے اس کو قائم کیا گیا تھا۔ کمیشن نے ۱۹۹۵ء میں اپنی رپورٹ حکومت کے سپرد کردی۔

㉚ -سدانند مکھرجی کمیشن: اسے ۲۰۰۸ء میں قائم کیا گیا، اس کے ذمہ کھگاوں پولس فائرنگ کی تفتیش کرنا تھا۔

㉛ -جسٹس منوج مکھرجی کمیشن: سبھاش چندر بوس کی موت کی تفتیش کے لیے ۱۹۹۹ء میں اسے تشکیل دیا گیا۔

㉜ -جسٹس راجندر سچر کمیشن: یہ کمیشن وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے تشکیل دیا، اس کا مقصد ہندوستانی مسلمانوں کی پس ماندگی اور اس کے اسباب کی تحقیق کرنا تھا۔ کمیشن نے ۲۰/ مہینے کے بعد ۳۰/ نومبر ۲۰۰۶ء کو وزیر اعظم کو اپنی رپوٹ پیش کردی۔ اور اسے ۱۵/ دسمبر ۲۰۰۹ء کو راجیہ سبھا میں پیش کیا گیا۔

㉝ -رنگ ناتھن مشرا کمیشن: یہ کمیشن مذہبی ولسانی اقلیتوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دیا گیا۔ اس نے ۲۲/ مئی ۲۰۰۷ء کو اپنی رپورٹ وزیر اعظم منموہن سنگھ کو پیش کردی، جسے ۲۰۰۹ء میں پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا۔ کمیشن نے مسلمانوں کو سرکاری نوکریوں میں پندرہ فیصد ریزرویشن دینے کی شفارس کی ہے۔

مذکورہ بالا جتنے کمیشنوں کے تذکرے ہوئے، ان پر نہ جانے کتنے کروڑ روپے خرچ ہوئے ہوں گے، مگر اب تک وہ سارے کے سارے کمشنز عملی جامہ پہننے سے محروم ہیں۔ عوام کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کمیشن کا قیام معاملات حل کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس کے پس پشت ڈالنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

☆☆☆